الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ

متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

دار الافتاء والقضاء

ای میل: darulifta@gmail.com ویب سائٹ: www.jamiabinoria.net فون: 2560300-2560400 فیکس: 2564586

MODE: **Regular**

Name	:	**khalid mohiuddin**	Serial No	:	**14292**
Address	:	**karachi**	Date	:	**1/3/2012**
Subject	:	**SOOD**	Contact No:		
Writer	:	حامد	Email	:	

Assalam o alaikum

me aik rice export company me nokri karta hoo, abhi kuch arsay se hamari company ne bilty khareednay ka kaam bhee shoroo kar dia hai, yani yeh k jab truck walay hamara maal le kar aatay hai to bilty ke broker un se bilty khareed latay hai kuch kam rupay dekar,yani 50000 ki bilty 47000 ya 48000 dekar, phir wo broker hamari paas a kar woh bilty hamari company ko bech detay hai, hamari company us me say kuch rupay kaat leti hai,ye company ka profit hota hai, us profit me say woh hum 4 staff ko har maheenay tankhwa (salary) deti hai, mujhay ye maloom karna hai k ye rupay hamari leye jais hai ya na jais, abhi sirf aik salary milee hay, barae karam jawab zaroor dejy, agar ye sood hai to me is ko chor doonga aap ke jawab ka shidat se intizar ho ga

میں ایک چاول ایکسپورٹ کمپنی میں نوکری کرتا ہوں ابھی کچھ عرصہ سے ہماری کمپنی نے بلٹی خریدنے کا کام بھی شروع کر دیا ہے (یعنی یہ کہ جب ٹرک والے ہمارا مال لیکر آتے ہیں تو بلٹی کے بروکر اُن سے بلٹی خرید لیتے ہیں کچھ کم روپے دیکر۔ یعنی پچاس ہزار کی بلٹی سینتالیس ہزار یا اڑتالیس ہزار دیکر) پھر وہ بروکر ہمارے پاس آکر وہ بلٹی ہماری کمپنی کو بیچ دیتے ہیں۔ ہماری کمپنی اُس میں سے کچھ روپے کاٹ لیتی ہے، یہ کمپنی کا منافع ہوتا ہے، اُس منافع میں سے وہ ہم چار سٹاف کو ہر مہینے تنخواہ (سیلری) دیتی ہے۔ مجھے یہ معلوم کرنا ہے کہ یہ روپے ہمارے لیے جائز ہے یا ناجائز؟ ابھی صرف ایک سیلری ملی ہے۔ برائے کرم جواب ضرور دیجئے، اگر یہ سُود ہے تو میں اسکو چھوڑ دونگا۔ آپ کے جواب کا شدت سے انتظار ہوگا۔

الجواب حامداً ومصلیاً

صورتِ مسؤلہ میں مذکورہ معاملہ تو شرعاً درست نہیں البتہ اس معاملہ کو درست اور جائز طریقے سے انجام دینے کیلئے یہ صورت اختیار کی جاسکتی ہے کہ بنیادی طور پر اس معاملہ میں الگ الگ دو ۲ عقد کر لیے جائیں، ایک یہ کہ گاڑی کا ڈرائیور مذکورہ بروکر یا کسی دوسرے سے مثلاً سینتالیس ہزار (47000/-) روپے بطورِ قرض لے لے اور پھر اس قرض کی ادائیگی کیلئے دوسرا معاملہ وکالت کا کرے، اس طور پر کہ اپنا اڑتالیس ہزار والا واؤچر اُسے دیکر مذکورہ رقم وصول کرنے کا اُسے وکیل بنا دے اور یہ صراحت کر دے کہ اس میں سے سینتالیس ہزار روپے اپنے قرض میں اور بقیہ ایک ہزار روپے اس قرض کی وصولی کیلئے آنے جانے اور رابطہ کرنے وغیرہ کی اُجرت میں چھوڑتا ہوں۔ چنانچہ اس طرح ہر دو معاملات الگ الگ انجام دینے کی صورت میں یہ عقد درست اور ضرورت بھی پوری ہو سکتی ہے اور اس صورت میں پھر ان پیسوں میں سے تنخواہ لینا بھی درست ہوگا۔

کما فی الدر: وأما الدلال فإن باع العین بنفسہ باذن ربھا۔

(جاری ہے)

فأجرته على البائع، وإن سعى بينهما وباع المالك بنفسه يعتبر العرف

(وقال ابن عابدين رحمه الله تعالى تحت قوله ويعتبر العرف)

فتجب الدلالة على البائع أو المشتري أو عليهما بحسب العرف اهـ (ج ٤ ص ٥٦٠)

وفي الشامية: مطلب في بيع الجامكية (قوله أفتى المصنف رحمه الله) تأييد لكلام النهر وعبارة المصنف في فتاواه سئل عن بيع الجامكية وهو أن يكون لرجل جامكية في بيت المال ويحتاج إلى دراهم معجلة قبل أن تخرج الجامكية (إلى قوله) إذا باع الدين من غير من هو عليه لا يصح اهـ (ج ٤ ص ٥١٧)۔

وفيها أيضاً: كل قرض جر نفعاً حرام اهـ (ج ٥ ص ١٦٦)۔

والله أعلم

محمد حامد محمود عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی ۱۶

۹ شعبان المعظم ۱۴۳۳ھ۔

دار الافتاء ۱۲۲۹۲ جامعہ بنوریہ العالمیہ

الجواب صحیح

محمد [illegible]

دار الافتاء جامعہ بنوریہ

۹ شعبان المعظم ۱۴۳۳ھ

نائب رئيس دار الافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ

1/7/12